یادرفتگان!

محمد نعیم کراچی

الشیخ علامہ محمد مدنیؒ ---ایک مرد قلندر

ملک کے دینی وسیاسی حلقوں میں یہ خبر نہایت ہی افسوس کے ساتھ سنی جائے گی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر، جامعہ علوم اثریہ جہلم کے رئیس اور تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کے قائد علامہ محمد مدنی 18 فروری کو سوموار کے روز قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

علامہ محمد مدنیؒ گزشتہ کچھ عرصہ سے علیل تھے اور جناح ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھے۔ علامہ محمد مدنی کا شمار ملک کے ان علماء میں ہوتا تھا جنہوں نے اپنی محنت وقابلیت سے یہ مقام حاصل کیا اور سارے جہاں میں ملک وقوم کا نام روشن کیا۔ قدرت نے آپ کو بے پناہ خداداد صلاحیتوں سے بھی نوازا تھا۔ جس کی بدولت آپ نے وہ مقام حاصل کرلیا جسے پانے کی خاطر بہت طویل ترین جدوجہد کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن آپ نے مختصر سے وقت میں صدیوں کا سفر منٹوں میں طے کرلیا۔

علامہ محمد مدنی 5 جنوری 1946ء کو اپنے آبائی علاقے فتح پور ضلع اوکاڑہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی دینی تعلیم جامعہ سلفیہ فیصل آباد، جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ اور جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں حاصل کی۔ بعد میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے مدینہ یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ مدینہ یونیورسٹی میں تعلیم کے مراحل طے کر کے واپس اپنے ملک کامیاب وکامران ہوکر لوٹے۔ آپ نے جن اساتذہ سے تعلیم حاصل کی وہ علم وعمل کا حسین امتزاج تھے۔ ان کی صحبت کا اثر ہی تھا کہ آپ ہمیشہ ان کے رنگ میں رنگے رہے۔ آپؒ کے اساتذہ کے نام یہ ہیں۔ مولانا عبداللہ صاحبؒ گوجرانوالہ حافظ عبداللہ بڈھیمالویؒ پروفیسر قاضی مقبول صاحب، حافظ بنیامین، مولانا کرم الدین صاحب، مولانا عارف محمدی صاحب، حافظ عبدالمنان، مولانا عزیز الرحمٰن صاحب۔ نیز آپ نے اپنے وقت کے امام بخاری حافظ محمد گوندلوی اور شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر سے بھی کچھ استفادہ کیا۔

آپ نے دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ دنیاوی تعلیم پر بھی توجہ دی اور پنجاب یونیورسٹی سے ایم اے عربی کی ڈگری حاصل کی۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ کچھ عرصہ درس وتدریس میں مصروفِ عمل رہے۔ لیکن

بعد میں اسے خیر باد کہہ کر اپنے والد محترم حضرت مولانا حافظ عبد الغفور جہلمیؒ کے ادھورے چھوڑے ہوئے مشن کو مکمل کرنے کیلئے زندگی کی آخری سانسوں تک کوشاں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو گوناں گوں خوبیوں اور اوصاف سے بھی نوازا تھا۔ آپ ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ شاید ہی کوئی آپ کا مخالف ہو۔ کیونکہ آپ کے والد محترم نے آپ کی تربیت ایسے انداز میں کی تھی کہ جس میں بڑوں کا ادب اور چھوٹوں سے شفقت کا برتاؤ اوران کے ساتھ احسن طریقے سے پیش آنا شامل تھا۔

علامہ مدنی نے اپنی مختصر وقلیل زندگی میں اسلام کی خاطر جو خدمات سرانجام دیں۔ ان کی فہرست تو بہت طویل ہے۔ جسے لکھنے کیلئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ لیکن ان میں سے چند ایک کا تذکرہ یہاں ضرورت سے خالی نہیں ہوگا۔ مولانا حافظ عبد الغفورؒ کے انتقال کے بعد ان کے قائم کئے ہوئے دینی ادارے جامعہ علوم اُثریہ اوراس کے ساتھ منسلک اس کے ذیلی اداروں کا مستقبل نہایت ہی تاریک نظر آرہا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ مولانا حافظ عبد الغفورؒ کے ساتھ ان کے ادارے بھی ابدی نیند سو جائیں گے۔ چاروں طرف مایوسی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ ہر طرف تاریکی ہی تاریکی نظر آرہی تھی۔ کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ لیکن ایسے پرکٹھن وقت میں آپؒ نے یہ ذمہ داری اپنے کاندھوں پر لے کر اس کی باگ ڈور سنبھالی۔ جامعہ علوم اُثریہ اس وقت زیر تعمیر تھا۔ لیکن آپؒ کی انتھک محنت ومخلصانہ جدو جہد اور بے مثال قربانی کی بدولت آج جامعہ علوم اُثریہ ترقی کی منزلیں بڑی تیز رفتاری کے ساتھ طے کر رہا ہے۔ جامعہ علوم اُثریہ کا شمار ملک کے ان بہترین جامعات میں ہوتا ہے۔ جنہوں نے بہت قلیل وقت میں اپنا نام ومقام پیدا کر کے وہ خدمات انجام دیں جسے سرانجام دینے کیلئے ایک طویل مدت درکار ہوتی ہے۔ مولانا مدنی کے ایثار وقربانی نے جامعہ کو آج وہ مقام ومرتبہ عطا کر دیا جس کا خواب آپ کے والد محترم نے دیکھا تھا۔ جامعہ علوم اُثریہ سے منسلک دوسرے ادارے جن کے سرپرست بھی آپ ہی تھے ان کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ جامعہ اُثریہ للبنات ۲۔ مجلس التحقیق الأثری ۳۔ مکتبۃ الجامعہ ۴۔ قسم المخطوطات ۵۔ اُثریہ لائبریری ۶۔ دارالافتاء ۷۔ اُثریہ کیسٹ ہاؤس ۸۔ ماہنامہ ''حرمین'' اور بہت سے دیگر ادارے۔

1990ء میں جب صدام نے کویت وسعودی عرب پر جارحیت کی اور کویت کو اپنی درندگی کا نشانہ بنایا اور حرمین شریفین پر اپنے ناپاک ارادوں کی نیت سے بری نظر ڈالی تو جہاں سارے جہاں میں اس کی مخالفت کی گئی۔ وہاں پر پاکستان کے غیور وغیرت مند عوام نے بھی بھرپور انداز میں حصہ لیا۔ لیکن بالخصوص

اہل حدیث علماء وعوام نے جو اس سلسلے میں ایثار وقربانی اور بے لوث خدمات وجد وجہد کی ہے۔ اسے تاریخ کبھی بھی فراموش نہیں کر سکتی۔ علامہ محمد مدنی ؒ کا بھی اس تحریک میں کردار تاریخ ساز تھا۔

جب پاکستان کے بعض مذہبی وسیاسی حلقے کھلم کھلا صدام حسین کی حمایت پر کمربستہ ہو گئے اور سعودی عرب کے خلاف باقاعدہ مہم کا آغاز کر کے سڑکوں پر نکل آئے اور صدام حسین کو صلاح الدین ایوبی قرار دے کر اس کی حمایت کی آڑ میں اہلِ توحید کے خلاف اپنے دل میں چھپے ہوئے کینہ وبغض کا برملا اظہار کر کے ان کو بدنام کرنے لگے۔ تو حالات کی نزاکت کا جائزہ لیتے ہوئے اور بدعقیدہ عناصر کی پروپیگنڈہ مہم کے خلاف صدائے احتجاج بلند کر کے علامہ مدنی ؒ میدان میں کود پڑے۔ آپ ؒ نے صدام اور اس کے حواریوں کی جارحیت کو روکنے کیلئے تحفظ حرمین شریفین موومنٹ کی بنیاد رکھی اور نہایت ہی جرأت ودلیری کے ساتھ سعودی عرب کی حمایت میں ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کر کے صدام حسین اور اس کے حواریوں کے خلاف ایک مضبوط چٹان بن گئے۔ اس کے بعد تحریک کے پلیٹ فارم سے ملک بھر میں طوفانی دورے کئے۔ سیمینار، احتجاجی جلسے وجلوس اور پریس کانفرنسوں کا انعقاد کیا۔ مساجد میں تقریریں کر کے اور جمعۃ المبارک کے خطبات کے ذریعے اس مسئلے کو اجاگر کیا اور بدعقیدہ عناصر کی پروپیگنڈہ مہم کا منہ توڑ جواب دے کر اس فضاء کو ہموار کیا۔ جو سعودی عرب کے خلاف قائم کی گئی تھی۔ یہ آپ ؒ ہی کی مساعی عظیم وانتھک محنت کا نتیجہ تھا کہ عام وخاص لوگوں کو کویت وسعودی عرب کے خلاف عراقی جارحیت اور اس کے اصل ناپاک عزائم اور منصوبوں کا علم ہوا۔ اور پوری قوم صدام حسین کے ظلم وزیادتی اور درندگی کے خلاف سراپا احتجاج بن گئی۔ بہرحال حرمین شریفین کے اس خادم نے تحفظ حرمین شریفین اور اس کی عزت وحفاظت کی خاطر تمام تر مصلحت کو بالائے طاق رکھ کر اور کسی بھی مالی وجانی نقصان کے خوف کو آنکھوں میں نہ لاتے ہوئے جو جدوجہد کی ہے۔ وہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے۔

آخر میں ایک بات کا تذکرہ بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جسے علامہ محمد مدنی بھی بڑی سعادت سمجھتے تھے کہ جب جامعہ سلفیہ فیصل آباد، جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن اور جامعہ محمدیہ کی عمارتوں کی تعمیر کا کام جاری تھا تو آپ ؒ نے اس میں رضا کارانہ طور پر کام کیا۔ کام کرنے کی وجہ سے کئی دنوں تک آپ ؒ کے ہاتھوں میں زخم بھی رہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کی بشری غلطیاں درگزر فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین